فتاویٰ امن پوری (قسط ۷۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: اگر بھائی بھائی کی بیوی سے زنا کرے، تو کیا نکاح رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: زنا سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

سوال: زانیہ کا معاون گناہ گار ہوگا یا نہیں؟

جواب: بے شک گناہ گار ہوگا۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدة : ۲)

''گناہ اور ظلم وزیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔''

سوال: میرے نکاح کو ایک سال ہو چکا ہے، لڑکی بالغہ ہے، مگر اس کی ماں اسے بہکا کر بھیجنا نہیں چاہتی، شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: شریعت کی رو سے آپ اپنی بیوی کو اپنے گھر لانے کے مجاز ہیں اور لڑکی کی والدہ کا روکنا شرعا جائز نہیں۔

سوال: لڑکا لڑکی کا نکاح نابالغی میں ہوا، وہ بلوغت کے بعد تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں کہ انہیں حق مہر یاد نہیں؟

جواب: تجدید نکاح کی ضرورت نہیں، بس باہم رضامندی سے مہر مثل طے کر لیں۔

سوال: غیر فطری مجامعت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اللہ تعالیٰ کے بے غایت لطف وکرم سے عورت مرد کے لیے سکون کا باعث ہے۔ یہ سکون اس وقت ناپید ہو جاتا ہے، جب مرد، عورت سے غیر فطری مباشرت کر کے اس کا تقدس پامال کر دیتا ہے، کیونکہ یہ اقدام حکمِ شریعت کی سخت خلاف ورزی ہے، نیز اخلاق وشرافت کے منافی بھی ہے۔ اس قبیح فعل کو عقل تسلیم کرتی ہے نہ نقل تصدیق کرتی ہے ۔البتہ گدھے، کتے اور خنزیر جیسے جانور ایسا کر سکتے ہیں یا کفار۔ فطرتِ سلیمہ اور طبعِ مستقیم کے حامل مسلمان سے اس جریمہ کا ارتکاب ناممکن ہے۔

Anual sex گناہ کی سب سے بھیانک اور بدبخت صورت ہے۔ اس سے قوائے فکری وعملی پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ اس قبیح فعل کا نتیجہ ذلت وخسران اور تباہی وبربادی کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس کے فاعل کو ہمیشہ ذلت ونامرادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ مغضوب علیہم قوموں کے آثارِ سیئہ اور اخلاقِ قبیحہ میں سے ایک گناہ ہم جنس پرستی، عملِ قومِ لوط اور عورت سے لواطت ہے۔ فواحش ورذائل کی لسٹ میں اور طبعِ سلیم کی کراہت ونکارت کے لحاظ سے یہ گناہ بدکاری سے بڑھ کر ہے۔ کفر کے بعد اس کا نمبر آتا ہے۔ اس کے نقصانات اور بداثرات معاشرہ پر قتل سے بڑھ کر ہیں۔

اسے جائز کہنا محض دعویٰ بلا دلیل پر اصرار ہے، یہ اسلام کی بے لوث اور پاکیزہ تعلیمات پر حملہ ہے، نیز اسلامی تہذیب کی تمام نزاکتیں تار تار کر دینے کے مترادف ہے۔ یہ دینی وانسانی مصلحت سے عاری ایسا عظیم جرم ہے، جو ایک مسلمان سے ثقاہت وتقویٰ کی دولت چھین لیتا ہے۔ یہ شوہر وزن کے خوشگوار تعلقات نفرت وعداوت میں بدل دیتا ہے۔ رشتہ ازدواج کا تقدس پامال کر دیتا ہے، انسانی صحت کو روگ لگا دیتا ہے، روحانیت کو سلب کر لیتا ہے۔

جب کوئی اپنی بیوی سے لواطت کرتا ہے، اس وقت وہ عقل وفکر کے نزدیک مسلمات کو للکار رہا ہوتا ہے۔ قرآنِ عزیز اور حدیث شریف کی پرنور تعلیمات سے آشنا شخص سے اس بُرے فعل کا ارتکاب مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے۔

واضح رہے کہ جس قوم کے اندر یہ بے ہودہ اور فحش گناہ پایا گیا، مولائے کریم نے انہیں دنیا ہی میں مرقعِ عبرت اور داستانِ موعظت بنایا ہے۔ یہ انعکاسِ فطرت پرمبنی نازیبا عمل بے راہروی اور آوارہ مزاجی کی ایسی لعین عادت ہے، جو اخلاق باختہ اور لادینی فسق وفجور میں غرقاب، شہوات ولذات میں منہمک، عصیان ومعاصی کے دلدل میں بری طرح پھنسے ہوئے، بلکہ دھنسے ہوئے یورپ کے پانچ ملکوں میں قانون کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور انسانیت کے لیے باعثِ ننگ وعار اس قانون پر کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں ہوتی۔

تُف ہے ایسی تہذیب پر!

شریعتِ اسلامیہ چونکہ پاکیزہ، صاف ستھرے، شگفتہ اور بہار آفریں احکامات پر مبنی ہے، لہٰذا وہ انسان کو بہیمی خواہشات، نفس پرستی، شیطانی اعمال اور افعالِ خبیثہ سے بچاتی ہے۔ وہ ہمارے اندر نیکی کا جذبہ اور بُرائی سے اجتناب کی قوت پیدا کرتی ہے۔ وہ ہماری خواہشوں اور تمناؤں کو حداعتدال فراہم کرتی ہے۔ اس لیے شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ایسی رذالتوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ حتیٰ کہ ایک شخص اپنی حلال اور منکوحہ بیوی کو بھی پشت سے استعمال نہیں کرسکتا، کیونکہ ایسا کرنا مقصدِ شریعت کے خلاف ہے اور محض حیوانی جذبہ کی تسکین ہے۔

روزانہ کتنے لوگ اس مذموم فعل کا مرتکب ہوکر دل اور منہ پہ کالک ملتے ہیں۔ اگر ہم معاشرہ کو اسلامی اصولوں پر استوار کرنا چاہتے ہیں اور معاشرے کے لیے مفید افراد پیدا

کرنے کے خواہاں ہیں تو انسانوں میں صالحیت اور تقویٰ لانا ہوگا۔ انسانی ہمدری کے جذبہ سے سرشار ہوکر آگے بڑھنا ہوگا اور اس گناہ کے بھیانک نتائج سے انسانوں کو آگاہ کرنا ہو گا۔ یہ لعین عادت فاعل ومفعول میں سوزاک، جریان، جسم میں سوزش، نیز مفعول کے لیے لیکوریا اور بواسیر کا سبب ہے۔

لواطت ایسا قبیح فعل ہے، جو شرعاً ناجائز وحرام اور کبیرہ گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا باعث ہے۔ اسے لواطت صغریٰ کہا گیا ہے، لہٰذا اس کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں۔

❀ علامہ مظہری زیدانی حنفی رحمہ اللہ (۷۲۷ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْوَطْءَ فِي الدُّبُرِ مُحَرَّمٌ فِي جَمِيعِ الْأَدْيَانِ.

''عورت کے ساتھ غیر فطری مجامعت تمام ادیان میں حرام ہے۔''

(المَفاتيح في شرح المَصابيح : ٥٤/٤)

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''عورت سے غیر فطری مجامعت کسی نبی کی شریعت میں روا نہیں تھی، بعض سلف کی طرف اس کا جواز منسوب کرنے والا جھوٹا ہے۔''

(زاد المَعاد : ٢٥٧/٤)

❀ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۰ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْإِتْيَانُ فِي الدُّبُرِ فَحَرَامٌ، فَمَنْ فَعَلَهُ جَاهِلًا بِتَحْرِيمِهِ، نُهِيَ عَنْهُ، فَإِنْ عَادَ عُزِّرَ.

''بیوی کی پچھلی شرمگاہ میں جماع حرام ہے، جو اس کی حرمت سے ناواقفیت کی بنا

پر ایسا کرے، اسے روکا جائے گا، دوبارہ کرے، تو اسے تعزیرا سزا دی جائے گی۔''

(شرح السُّنّة : ٦/٩)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

''عورتوں سے غیر فطری مجامعت کرنا قومِ لوط کے عمل سے ملتا جلتا کام ہے، اس کے حرام ہونے پر علما کا اجماع ہے، سوائے سلف میں سے ایک شاذ قول کے، حالانکہ اس فعل سے ممانعت کے بارے میں کئی احادیث مروی ہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر : ١٨٣/٣)

۞ علامہ ابن نجیم حنفی (۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:

اِسْتِحْلَالُ اللِّوَاطَةِ بِزَوْجَتِهٖ كُفْرٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ .

''بیوی سے غیر فطری مجامعت کو حلال سمجھنا جمہور علما کے نزدیک کفر ہے۔''

(الأشباه والنّظائر، ص ١٩١)

معزز قارئین! آپ کو بتاتے چلیں کہ یہ برا کام شیعہ مذہب میں جائز ہے۔

۞ خمینی شیعہ نے لکھا ہے:

اَلْأَقْوٰى وَالْأَظْهَرُ جَوَازُ وَطْئِ الزَّوْجَةِ مَعَ الدُّبُرِ عَلٰى كَرَاهِيَةٍ شَدِيدَةٍ .

''قوی ترین اور راجح بات یہ ہے کہ شدید کراہت کے باوجود بیوی سے غیر فطری مجامعت کرنا جائز ہے۔'' (تحرير الوسيلة : ٢٤١/٢)

۞ شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''عورت کی پچھلی شرمگاہ میں جماع کرنا کتاب وسنت کی رو سے حرام ہے۔ جمہور سلف وخلف کا قول بھی یہی ہے، بلکہ یہ لواطت سے ملتا جلتا فعل بد ہے۔''

(مَجموع الفتاوٰی : ۳۲/۲۶۶۔۲۶۷)

❀ عطاء رحمہ اللہ سے عورتوں سے غیر فطری مباشرت کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

تِلْكَ كُفْرٌ، مَا بَدَأَ قَوْمُ لُوطٍ إِلَّا ذَاكَ، أَتَوُا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ، ثُمَّ أَتَى الرِّجَالُ الرِّجَالَ .

''یہ کفر ہے۔قومِ لوط نے اسی فعل سے ابتدا کی تھی، پہلے وہ عورتوں کی دبر میں جماع کرتے تھے، پھر مردوں سے کرنے لگے۔''

(مَساوي الأخلاق للخرائطي : ۴۲۵، وسندہٗ حسنٌ)

❀ طاؤس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا، جو اپنی بیوی سے لواطت کرتا ہے، تو فرمایا:

ذٰلِكَ الْكُفْرُ . ''یہ کفر ہے۔''

(السّنن الکبرٰی للنّسائي : ۹۰۰۴، وسندہٗ صحیحٌ)

❀ ایک روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہما سے ایسے انسان کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

هٰذَا يَسْأَلُنِي عَنِ الْكُفْرِ؟ .

''یہ شخص مجھ سے کفر کے بارے میں پوچھتا ہے؟''

(مصنّف عبد الرّزاق : ۱۱/۴۴۲، ح : ۲۰۹۵۳، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر : ۱/۵۹۳)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''قوی'' کہا ہے۔

(التّلخيص الحبير : ٣/٣٩٠)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اِئْتِ حَرْثَكَ مِنْ حَيْثُ نَبَاتُهٗ .

''اپنی کھیتی (بیوی) سے اس جگہ پر جماع کیجئے، جہاں سے کچھ اُگ سکے۔''

(السّنن الکبرٰی للبیهقي : ٧/١٩٦، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ خود طاؤس رحمہ اللہ سے ایسے انسان کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

تِلْكَ كُفْرَةٌ . ''یہ کفر ہے۔''

(السّنن الکبرٰی للنّسائي : ٩٠٠٦، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ أَتٰى أَدْبَارَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَقَدْ كَفَرَ .

''مردوں یا عورتوں سے غیر فطری عمل کا مرتکب، کفر کا مرتکب ہے۔''

(السّنن الکبرٰی للنّسائي : ٩٠٢١، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

هَلْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ إِلَّا كَافِرٌ؟

''بھلا کافر کے علاوہ بھی کوئی ایسا کر سکتا ہے؟''

(زوائد مسند الإمام أحمد : ٢/٢١٠، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ ائمہ طاؤس، سعید بن مسیّب، مجاہد اور عطا بن ابی رباح رحمہم اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُمْ كَانُوا يُنْكِرُونَ إِتْيَانَ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَيَقُولُونَ : هُوَ كُفْرٌ .

''یہ تابعین رحمہم اللہ عورتوں کی دبر میں جماع سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ یہ کفر ہے۔''

(سنن الدّارمي : ١١٨٥، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام عکرمہ رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

إِنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ إِتْيَانَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهٗ فِي دُبُرِهَا، وَيَعِيبُهٗ عَيْبًا شَدِيدًا .

''آپ رضی اللہ عنہما مرد کے عورت کی دبر میں جماع کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور اس کو سخت برا جانتے تھے۔''(سنن الدّارمي : ١١٧٨، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام مجاہد رحمہ اللہ فرمانِ باری تعالیٰ:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

''اللہ بہت توبہ کرنے والوں اور بہت پاک رہنے والوں محبوب رکھتے ہیں۔''

کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

مَنْ أَتَى امْرَأَتَهٗ فِي دُبُرِهَا، فَلَيْسَ مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ .

''جو بیوی سے دبر میں جماع کرے، وہ پاکیزہ خصلت نہیں۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٩٠٢٢، تفسير الطّبري : ٧٤٣/٣، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام مالک رحمہ اللہ (١٧٩ھ) فرماتے ہیں:

مَا عَلِمْتُهٗ حَرَامٌ .

''میرے علم کے مطابق یہ حرام ہے۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٩١٢٨، وسندهٗ صحيحٌ، طبع دار التأصيل)

تحفۃ الاشراف للمزی (٧٣١٤) میں مَا عَلِمْتُ حَرَامًا کے الفاظ ہیں۔ یہ نسخے کی

غلطی معلوم ہوتی ہے۔

(سوال): کیا زوجہ سے لواطت کرنے سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے؟

(جواب): گو کہ لواطت سنگین جرم ہے، زنا کی بدترین صورت ہے، مگر اس سے زوجہ کے نکاح میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا۔

(سوال): دو لڑکیاں جڑواں پیدا ہوئیں اور دونوں کا جسم ایک دوسرے سے ملا ہوا ہے، ایک قضائے حاجت کو جائے، تو دوسری کو بھی ساتھ جانا پڑتا ہے، اب وہ بالغ ہو چکی ہیں اور شادی کرنا چاہتی ہیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر دونوں لڑکیاں جدا جدا جسمانی شناخت رکھتی ہیں، تو انہیں آپریشن کے ذریعہ الگ الگ کیا جا سکتا ہے اور دونوں کا الگ الگ لڑکے سے نکاح کیا جائے گا۔ ورنہ دونوں کا اکھٹا نکاح نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اگر ایک ہی شخص کے ساتھ نکاح کیا جائے گا، تو دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا لازم آئے گا، جو کہ جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ......﴾ (النّساء : ٢٣)

''اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

اگر دونوں لڑکیوں کی الگ الگ جسمانی شناخت نہیں ہے یا شناخت ہے، مگر دونوں کو آپریشن کے ذریعہ الگ الگ نہیں کیا جا سکتا، تو آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک اس کی کوئی نظیر نہیں کہ دو جڑواں بہنیں عمر بلوغ کو پہنچ گئیں ہوں، لہٰذا یہ مسئلہ مفروضہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

(سوال): اس دور میں زرخرید عورت سے وطی سے پہلے نکاح ضروری ہے یا نہیں؟

(جواب): اول تو کسی آزاد عورت کی خرید و فروخت جائز نہیں۔ یہ حرام ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اللہ فرماتا ہے: روز قیامت تین لوگوں کے خلاق میں خود مدعی ہوں گا؛ جس نے میرے نام پر عہد کیا، پھر اسے توڑ دیا، جس نے کسی آزاد کو فروخت کیا اور اس کی قیمت کھالی، جس نے کسی مزدور سے پورا کام لیا، مگر اسے مزدوری ادا نہ کی۔''

(صحيح البخاري: 2227)

اگر کسی نے کوئی عورت خریدی ہے، تو وہ لونڈی کے حکم میں نہیں، اس سے نکاح کے بغیر وطی جائز نہیں، نیز اگر وہ کسی کی منکوحہ ہے، تو اس سے نکاح بھی جائز نہیں، تا آنکہ اس کا خاوند طلاق دے دے یا فوت ہو جائے، تو عدت کے بعد اس سے نکاح ہو سکتا ہے۔

سوال: بیوی کی بہن سے زنا کیا، نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: زنا سے بیوی کے نکاح میں کچھ حرج واقع نہ ہوا، البتہ زانی کے لیے حد رجم ہے۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ تیرا فلاں سے ناجائز تعلق ہے، تو کیا اب وہ بیوی کو عقد میں رکھ سکتا ہے؟

جواب: جب تک یقین نہ ہو، کسی پر زنا کا الزام نہیں لگانا چاہیے، اگر اسے یقین ہو جائے کہ بیوی کے پرائے مرد سے ناجائز تعلقات ہیں، تو پاکدامن مرد کو چاہیے کہ اسے سمجھائے، سمجھ جائے، تو درست ورنہ اسے لائق نہیں کہ ایسی فاحشہ کو اپنے عقد میں رکھے۔

سوال: بیٹی کی شادی پر جو خرچ ہوتا ہے، وہ باپ کے ذمہ ہے یا بیٹی کے؟

جواب: شادی پر فضول خرچی کرنا ہرگز جائز نہیں، نکاح کو آسان سے آسان تر بنانا چاہیے، البتہ بیٹی کے کپڑے وغیرہ یا کچھ مہمانوں کا کھانا باپ کے ذمہ ہے۔ یاد رہے کہ تمام بیٹیوں کے نکاح میں برابر برابر خرچ کرنا چاہیے۔

سوال: ایک شخص نے حاملہ زانیہ سے نکاح کیا، تو اسے برادری سے خارج کر دیا گیا، کیا حکم ہے؟

جواب: وہ عورت جو کسی دوسرے مرد سے زنا کر کے حاملہ ہوئی، اس سے کسی اور مرد کا نکاح تب تک جائز نہیں، جب تک وضع حمل نہ ہو جائے، البتہ جس مرد نے زنا کیا، اس سے حاملہ کا نکاح جائز ہے، کیونکہ حمل اسی زانی کا ہے۔ البتہ ہر صورت میں حاملہ سے نکاح کرنے والے کو برادری سے خارج کرنا درست نہیں۔

سوال: چونکہ میں نابینا ہوں، میری شادی نہیں ہوتی، کیا میں ایک لڑکی کے والدین کو کچھ روپیہ یا زمین دے کر شادی کروا سکتا ہوں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر آپ بطور تحفہ لڑکے کے والدین کو کچھ دیتے ہیں اور لڑکی نکاح کے لیے راضی ہے، تو ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

سوال: شوہر کے مرنے کی اطلاع پا کر عورت نے بعد عدت آگے نکاح کر لیا، مگر پھر پہلا شوہر آ گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: عقد ثانی کے بعد پہلا شوہر واپس آ گیا اور دوسرے شوہر نے خلوت اختیار نہیں کی، تو بیوی پہلے کے پاس جائے گی۔ اگر دوسرے شوہر نے تعلق قائم کر لیا، تو پہلا شوہر بغیر طلاق لیے اسے اپنے پاس لا سکتا ہے، لیکن تعلق قائم کرنے کے لیے ایک حیض تک انتظار کرے گا۔ اگر پہلا خاوند واپس نہ لانا چاہے، تو دوسرے خاوند سے حق مہر وصول کر لے۔

سوال: نابالغ لڑکے اور لڑکی کا نکاح کرنے سے کیا حاصل، جبکہ اس سے جماع نہیں ہو سکتا؟

جواب: اگر کوئی کہے کہ نکاح کا مقصود طبعی طور پر یہ ہے کہ بیوی سے شہوت پوری کی

جائے اور اولاد پیدا کی جائے۔ نابالغ بچی کے ساتھ نکاح میں یہ دونوں چیزیں مفقود ہیں، تو نکاح کا کیا فائدہ؟ ہم کہتے ہیں نابالغ بچی سے نکاح کو شریعت نے جائز قرار دیا ہے، ایک وقت کے بعد اس نکاح کے طبعی فوائد حاصل ہو جائیں گے، ضروری نہیں کہ نکاح کے فوائد فوراً حاصل ہوں، بہرصورت نکاح کارِ خیر ہے۔

عقل ونقل اس کی تائید کرتی ہے کہ مجامعت ومقاربت اس وقت کی جائے گی، جب وہ اس کی اہل ہو جائے۔ شریعت نے تو قبل از بلوغ نکاح کا جواز فراہم کیا ہے، بعض لوگ قبل از بلوغ تو کجا، بعد از بلوغت بھی نکاح سے روکتے ہیں اور طرح طرح کی پابندیاں عائد کرتے ہیں، جن کی شریعت سے تائید نہیں ہوتی۔

(سوال): اگر کوئی کہے کہ میں نے فلاں کام کیا، تو میری ہونے والی بیوی کو تین طلاق، پھر وہ کام کر لیا، تو کیا نکاح کے بعد اس بیوی کو تین طلاق واقع ہو جائیں گی؟

(جواب): معلق طلاق اس صورت میں واقع ہوتی ہے، جب طلاق کو معلق کرتے وقت نکاح کیا ہوا ہو۔ جب تک عورت نکاح میں نہیں ہے، اس کی طلاق کو کسی شرط سے معلق نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح معلق کرنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

❀ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

''جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔''

(مسند الإمام أحمد : 189/2، 189-207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي : 1181، سنن ابن ماجه : 2047، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۳) نے ''صحیح'' حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک : ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح:۱۱۸۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔اس کی اور بھی سندیں ہیں۔

سوال: ایک شخص نے کہا کہ میں جس بھی عورت سے جتنی دفعہ نکاح کروں، تو اسے تین طلاق، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح معلق طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اگر وہ کسی عورت سے نکاح کرے گا، تو طلاق واقع نہ ہوگی، تا آنکہ دوبارہ طلاق دے۔

سوال: کیا شوہر بیوی کو اپنے ساتھ غیر ملک لے جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: لے جا سکتا ہے۔

سوال: رجعی طلاق کیا ہے؟

جواب: علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''رجعی طلاق یہ ہے کہ جس میں خاوند یا تو اپنی بیوی کو عدت کے اختتام تک چھوڑے رکھے۔ عدت کے بعد عورت آزاد ہے۔ خاوند دوبارہ بسانا چاہے، تو عورت کی رضا مندی، ولی کی اجازت اور نئے حق مہر کے ساتھ اسے بیوی بنا سکتا ہے، یا پھر (عدت کے دوران) گواہ بنا کر رجوع کر لے، تو وہ اس کی بیوی رہے گی، بیوی (اس رجوع پر) راضی ہو، یا نہ ہو۔ اس میں کسی ولی یا نئے حق مہر کی ضرورت نہیں، بس گواہی کافی ہے۔ عدت ختم ہونے یا رجوع سے پہلے خاوند یا بیوی فوت ہو جائے، تو دوسرا وارث بنے گا۔ اس میں ائمہ کرام کا کوئی اختلاف نہیں۔''

(المحلّٰی بالآثار : 484/9)

سوال: ایک شخص کے غیر عورت سے ناجائز تعلقات تھے، اس نے کہا کہ اگر میں یہ تعلقات ترک کروں، تو میری بیوی کو طلاق، پھر اس نے ناجائز تعلقات ترک کر دیے، کیا طلاق واقع ہوئی؟

جواب: ناجائز تعلقات ترک کرنے پر اسے اجر ملے گا، بہر کیف اس کی بیوی کو طلاق واقع ہو چکی ہے، وہ بیوی سے رجوع کر لے۔

سوال: کیا کسی شخص کی سوتیلی ماں کی سوتیلی بہن سے شادی ہو سکتی ہے؟

جواب: ہو سکتی ہے، کوئی وجہ حرمت نہیں۔

سوال: منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح کرنا بہتر ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: دوسری جگہ نکاح کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: لڑکے سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ سسرال میں رہے گا، پھر سسرال میں رہنے سے انکاری ہو گیا، کیا نکاح قائم رہا؟

جواب: نکاح قائم ہے۔

سوال: اگر ماں یہ وصیت کر کے فوت ہو کہ میری بیٹی کا نکاح فلاں لڑکے سے نہ کرنا، کیا اس بارے میں ماں کی وصیت پر عمل کرنا واجب ہے؟

جواب: اگر لڑکا اچھا نہیں ہے، تو ماں کی وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے اور اگر لڑکا اچھا ہے، تو ماں کی وصیت کو بدلا جا سکتا ہے اور اسی لڑکے سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔

سوال: جائیداد کی خاطر اگر بیوی خود کو کسی مرد کی بیوی بتلائے اور اس کا حقیقی شوہر بھی اس کا ساتھ دے، تو کیا حقیقی نکاح ٹوٹ جائے گا؟

(جواب): لالچ پر مبنی اس جھوٹے بیان سے نکاح تو نہیں ٹوٹے گا، مگر میاں بیوی سخت گناہ گار ہوں گے۔

(سوال): جو شخص جانتے بوجھتے گواہی نہ دے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جو کسی معاملہ کو جانتا ہو اور اس سے گواہی مانگی جائے، تو اس پر گواہی دینا ضروری ہے، بلا وجہ گواہی کو چھپانا گناہ ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾(البقرة : ۲۸۳)

''تم شہادت کو مت چھپاؤ، جس نے گواہی کو چھپایا، تو اس کا دل گناہ گار ہوا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو بخوبی جانتا ہے۔''

(سوال): دو بھائیوں کے نکاح میں دو بہنیں تھیں، دونوں نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی، عدت کے بعد دونوں نے ایک دوسرے کی سابقہ بیوی سے شادی کر لی، اب وہ دونوں دوبارہ پہلی بیویاں لوٹانا چاہتے ہیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): دونوں طلاق دے دیں اور عدت کے بعد دوبارہ نکاح کر لیں۔

(سوال): شادی شدہ عورت کا دوسرے مرد سے نکاح پڑھانے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر اسے معلوم نہیں، تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور معلوم ہونے کے باوجود پڑھایا، تو سخت گناہ گار ہوا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(المائدة : ۲)

''گناہ اورظلم وزیادتی پرایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔''

(سوال): ایک طوائفہ زید سے کہتی ہے کہ وہ ناجائز پیشہ ترک کرنے میں اس کی مدد کرے اوراس سے شادی کر لے،تو کیا زیداس سے شادی کرے یا نہ کرے؟

(جواب): اگرطوائفہ واقعتاً تائب ہونا چاہتی ہے،تو زید کو چاہیے کہ اس سے نکاح کر لے، یہ بڑی نیکی ہوگی۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾(المائدة : ۲)

''نیکی اورتقویٰ کے کاموں میں باہم تعاون کرو۔''

(سوال): کیاشوہر کی مرضی کے بغیر عدالت عورت کوطلاق کی ڈگری جاری کرسکتی ہے؟

(جواب): نکاح اورطلاق کا اختیار مردوں کے پاس ہے،اس کی اجازت یا مرضی کے بغیر اس میں کوئی دوسرا تصرف نہیں کرسکتا۔کوئی عدالت یا پنچایت کسی کی منکوحہ کوطلاق نہیں دے سکتی،البتہ اگرعورت نکاح سے نکلنا چاہتی ہے،تو وہ خلع کے ذریعہ اپنے ولی کا کیا ہوا نکاح فسخ کرسکتی ہے۔

(سوال): نکاح اور بیاہ میں کیا فرق ہے؟

(جواب): کچھ فرق نہیں۔

(سوال): ایک کنوارے شخص نے کہا کہ میں اسے آزاد کروں گا، بعد میں اس نے نکاح کیا،کیاطلاق واقع ہوئی ؟

(جواب): یہ لغوکلمہ ہے۔ ویسے بھی جب تک نکاح نہ ہو،طلاق کہنے سے بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

''جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کرسکتا۔''

(مسند الإمام أحمد : 189/2، 189-207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي : 1181، سنن ابن ماجه : 2047، وسندهٗ حسنٌ)

(سوال): لڑکے اور لڑکی کا نکاح بلوغت سے پہلے ہوا، لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور لڑکا ابھی بالغ نہیں ہوا، کیا لڑکی نکاح کو فسخ کر سکتی ہے؟

(جواب): بلوغت سے پہلے نکاح ہو جائے، تو لڑکا اور لڑکی دونوں کو بلوغت کے بعد خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ صورت میں لڑکی نکاح کو فسخ کر سکتی ہے، خواہ لڑکا ابھی بالغ ہوا ہو یا نہ ہو۔

(سوال): جو ہمشیرہ سے زنا کا مرتکب ہوا، اس کی کیا سزا ہے؟

(جواب): اگر چار عینی گواہ شہادت دیں کہ فلاں نے اپنی بہن سے زنا کیا ہے یا بھائی خود اقرار کر لے، تو اس کی سزا قتل ہے۔

(سوال): کیا قریب البلوغ بیوی سے وطی جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): بعض احادیث میں عزل کی اجازت دی گئی ہے اور بعض میں اس کی مذمت کی گئی ہے، راجح بات کیا ہے؟

(جواب): علمائے اعلام نے ان احادیث کے درمیان بایں صورت تطبیق دی ہے۔

❁ امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ (۳۲۱ھ) اس طرف گئے ہیں کہ ممکن ہے رسول اللہ ﷺ نے ابتدائی طور پر یہود کے مذہب کے مطابق فتوی دے دیا ہو،لیکن پھر جب اللہ نے آپ پر حقیقت منکشف کی ہو،تو پھر آپ نے دوسری بات کہی ہو:

ثُمَّ أَعْلَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَذِبِهِمْ وَأَنَّ الْأَمْرَ فِي الْحَقِيقَةِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ .

''پھر اللہ نے آپ کو یہود کے جھوٹ کے متعلق بیان کر دیا کہ اصل معاملہ اس کے خلاف ہے۔''(مشكل الآثار : 172/5)

دیگر ائمہ کا ماننا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کا رد ایک خاص جہت سے کیا ہے،یعنی وہ لوگ سمجھتے تھے کہ عزل کرنا حقیقی طور پر ہی زندہ درگور کرنے جیسا ہے، جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو خطا ٹھہرایا، البتہ عزل کرنے والی کی نیت کا لحاظ رکھتے ہوئے، اس چیز کو زندہ درگور کرنے والے عمل سے تشبیہ دی ہے۔

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''یہود کا خیال ہے کہ عزل زندہ درگور کرنے کی طرح ہے، وہ اس طرح کہ عزل سے بھی وہ تمام امور معدوم ہو جاتے ہیں، جو پیدائش سے منعقد ہوتے ہیں، تو نبی کریم ﷺ نے اس سلسلے میں یہود کو مخطی ٹھہرایا، نیز فرمایا کہ اگر اللہ نے اس کی تخلیق کا ارادہ کیا ہو، تو اسے پیدا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا اور جو آپ ﷺ نے عزل کو مخفی طور پر زندہ درگور کرنا کہا ہے، تو یہ اس لئے ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے بھاگتا ہے، کہ بچہ پیدا نہ ہو جائے اور چاہتا ہے کہ ایسا نہ ہو، تو وہ اپنی نیت اور حرص میں اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے، جو اپنے بچے کو زندہ

درگور کر کے ختم کر دیتا ہے۔لیکن یہ عملاً زندہ درگور کرنا ہےاور دوسرا مخفی، کیونکہ اس نے ایک ارادہ کیا تھا،جس کو مخفی کہہ دیا گیا۔''

(تهذيب السّنن : 85/3)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

''یہود نے کہا کہ عزل ''چھوٹا زندہ درگور'' کرنا ہے۔آپ ﷺ نے اس بات کو خطا قرار دیا، پھر آپ ﷺ نے حدیث جذامہ میں بیان کیا کہ عزل مخفی طور پر زندہ درگور کرنا ہے۔تو محدثین نے ان دونوں میں بایں صورت تطبیق دی ہے کہ یہود نے چھوٹا زندہ درگور کرنے کا نظریہ یہ ہے کہ وہ اسے عملا زندہ درگور کرنے سے تعبیر کرتے ہیں،لیکن اس کی شناعت اس لئے کم سمجھتے ہیں بچہ زندہ پیدا ہو جانے کے بعد دفن کرنا بہر حال بڑا گناہ ہے۔لیکن رسول اللہ ﷺ نے جو مخفی زندہ درگور کرنے کا ارشاد فرمایا ہے،تو یہ ایک دوسرے جہت سے ہے، وہ جہت یہ ہے کہ عملا زندہ درگور کرنے والا اور عزل کرنے والا اس حد تک ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں کہ وہ اولاد نہیں چاہتے۔بعض کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تشبیہ دی ہے، جیسے یہ شخص بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہی پیدائش کے طریقے کو ختم کر دیتا ہے۔تو اس کی مشابہت اس شخص سے ہوگی، جو بچہ پیدا ہونے کے بعد اسے قتل کر دیتا ہے۔''(فتح الباري : 309/9)

دیگر احادیث و آثار کا دراسہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عزل اسلام میں ممنوع اور حرام نہیں ہے۔البتہ اس حد تک رسول اللہ ﷺ نے اظہار کیا ہے کہ اس کا فائدہ کچھ نہیں، کیوں کہ اولاد کا ہونا یا نہ ہونا تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے۔تو بھلے آپ عزل کرتے رہیں، بچہ ہونا

ہوگا،تو ہو کر رہے گا۔ البتہ اس سے منع بھی نہیں کیا۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''اس میں اشارہ ہے کہ آپ نے صریح طور پر منع نہیں کیا اور اشارہ کیا ہے کہ عزل کو ترک کر دینا بہر حال اولیٰ ہے، کیونکہ عزل اولاد کے حصول کے ڈر سے ہوتا ہے تو اس میں فائدہ نہیں ہے، کیونکہ اللہ نے اگر اولاد کا لکھ دیا ہے تو عزل اس سے منع نہیں کرتا، کبھی منویہ پہلی گر جاتی ہے اور عزل کرنے والے کو علم نہیں ہو پاتا، تو وہ نطفہ چمٹ جاتا ہے۔ پھر بچہ بن جاتا ہے، تو اللہ کی تقدیر کو رد کرنے والا کوئی نہیں ہے۔'' (فتح الباري : 307/9)

(سوال): جس کا ختنہ نہ ہوا ہو، کیا وہ رخصتی کرا سکتا ہے؟

(جواب): ختنہ فطرت اسلام میں سے ہے، مگر ختنہ نہ ہونا رخصتی میں مانع نہیں۔

(سوال): ایک عورت اٹھارہ سال غائب رہی، اس کے بعد واپس آئی، کیا اس کا نکاح باقی رہا یا نہیں؟

(جواب): اس کا نکاح باقی ہے، جب تک کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق نہ دی ہو، یا وہ فوت نہ ہو گیا ہو۔

(سوال): کیا منکوحہ سے ہم بستری کرنے کے لیے بھی ولی کی اجازت چاہیے؟

(جواب): ولی کی اجازت صرف نکاح کے لیے چاہیے، وطی کے لیے نہیں۔

(سوال): رنڈی کے لیے ناجائز طریقہ سے کما کر کھانا بہتر ہے یا رافضی سے نکاح؟

(جواب): دونوں ناجائز و حرام ہیں۔ اسے چاہیے کہ کسی صحیح العقیدہ مسلمان سے نکاح کر کے گھر بسائے، اپنے آبرو اور عقیدہ کو داؤ پر نہ لگائے۔